ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے لبریز ہیں اس نے ہمیں ایک نئی بڑی اور اچھی مسجد عطا فرمائی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ / مارچ ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیات پڑھیں:-

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۳۰﴾ (البقرۃ: ۱۲۸ تا ۱۳۰)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

(البقرۃ: ۱۵۱۔۱۵۲)

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝۱۹ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝۲۰ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۱

(الجن: ۱۹ تا ۲۱)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

کچھ گونج پیدا ہو رہی ہے کیونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام عارضی ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کس قسم کے لاؤڈ سپیکر یہاں زیادہ اچھے رہیں گے اس پر خاصا وقت لگتا ہے۔ انشاء اللہ اس کا مستقل انتظام ہو جائے گا۔ کل میں نے بھی آ کر چیک کیا تھا۔ مسجد کے بعض حصوں میں آواز صاف نہیں پہنچتی۔ پوری توجہ سے سننے کی کوشش کریں جتنا سمجھ سکتے ہیں سمجھیں جتنا اخذ کر سکتے ہیں اخذ کریں۔

ویسے تو ایک مومن کا دل ہر وقت ہی اپنے رب کی حمد سے بھرپور رہتا ہے مگر آج ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے اس لئے بھی لبریز ہیں کہ اُس نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے بہت سے دوستوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اس مسجد کے لئے مال بھی دیا، وقت بھی دیا، توجہ بھی دی اور محنت بھی کی اور ساری جماعت نے دعائیں بھی کیں۔ جس کے نتیجہ میں ہمیں ایک نئی اور بڑی اور اچھی مسجد مل گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تاہم یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ آئندہ پانچ دس سال تک یہی مسجد ہمارے لئے کافی رہے گی لیکن چونکہ سامنے جلسہ گاہ کا میدان ہے۔ اس لئے امید ہے کہ کچھ وقت تک یہی مسجد ربوہ کی بڑی مسجد بنی رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو اور مسجدیں بھی بنتی رہیں گی۔

دراصل مسجدیں صرف تین ہیں باقی مسجدیں تو ان کے اظلال ہیں اور یہ تین مساجد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مساجد ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ ان میں سے پہلی مسجد تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنوا دی تھی اور جسے ہم مسجد حرام بھی کہتے ہیں، خانہ کعبہ بھی کہتے ہیں اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ ویسے جہاں تک بیت اللہ کا تعلق ہے وہ تو

ایک لحاظ سے ساری مساجد ہی بیت اللہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ۔

لیکن مسجد حرام کو بیت اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش سے بھی ہزار سال قبل آپ کے لئے بنوا دی تھی۔

دوسری مسجد جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق رکھتی ہے وہ مسجد نبوی ہے اور وہ مدینہ میں ہے۔ تیسری مسجد معنوی لحاظ سے دور کے زمانے کی ایک مسجد ہے جسے مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ وہ مسجد بھی ہے اور تعبیری معنی میں مسجد کی علامت بھی ہے تاہم اس کا تعبیری پہلو زیادہ نمایاں ہے یعنی امت محمدیہ میں سے جس شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کی اور آپ کے عشق میں سب سے زیادہ سوزاں رہا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جس نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وساطت سے اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے جو بزرگ گزرے ہیں (جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو زندہ جلوے دیکھے) اُن میں سے جس نے سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ احسان سے پُر جلوے دیکھے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب مہدی معہود ہے جس کا زمانہ قرب قیامت کا زمانہ اور آخری زمانہ ہے۔ اس لئے اس کی مسجد کو بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مسجد قرار دیا ہے۔ حدیث میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے۔ پھر کسی وقت مجھے یا کسی اور دوست کو موقع ملا تو وہ بڑی وضاحت کے ساتھ یہ باتیں جماعت کے سامنے رکھ دیں گے یا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں بتا دوں گا یہ باتیں ہماری تعلیم، ہمارے لٹریچر اور کتب سلسلہ میں پائی جاتی ہیں۔

بہرحال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تین مسجدیں ہیں۔ ایک وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے ہزارہا سال پہلے بنی نوع انسان سے بنوائی تھی اور پھر اس کی مرمتیں ہوتی رہیں اور جب اسکے نشان مٹ گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ وہ اسے از سرِ نو تعمیر کریں کیونکہ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ قریب ہے اور چونکہ آپ کی عظمت اور آپ کا جلال ایسا ہے کہ اس کا انسانی ذہن احاطہ نہیں کر سکتا اور

آپ کا نور اتنا عظیم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی جب مستقبل کے افق پر نگاہ ڈالی تو انہوں نے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جھلک کو دیکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے بھی زیادہ روشنی افق پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی دیکھی۔ اگرچہ اڑھائی ہزار سال بعد میں یہ سورج اپنی ظاہری شکل اور پوری شان میں دنیا پر ظاہر ہونا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ایک جھلک دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ نور اب بہت قریب ہے اتنا قریب ہے کہ گویا روشنی کے مینار کی طرح نظر آ رہا ہے۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت قریب ہے اس لئے یہ مسجد ہے اس کے نشان مٹے ہوئے ہیں تم اسے ٹھیک کر دو میں (اللہ) نے اسے اپنے حکم کے ماتحت اور اپنی منشاء کے مطابق ایک پاک وجود اور اپنے پیارے محبوب کے لئے بنی آدم کے ذریعہ بنوایا تھا اور اس کے ذرے ذرے پر میری برکات نازل ہو رہی ہیں۔ تم اسے از سرِ نو تعمیر کرو کیونکہ جس کی یہ مسجد ہے اس کو عنقریب دے دی جائے گی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک تو وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے بنوا کر آپ کو بالکل اسی طرح عطا فرمائی جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیتا ہے یا جس طرح پیار کرنے والا رب اپنے بہت ہی پیارے اور پیار کرنے والے بندے کو عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کی بعثت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لو مسجد اس میں میری عبادت بجا لاؤ۔ آپ کی دوسری مسجد مدینہ کی مسجد تھی جو کہ خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنوائی اور تیسری مسجد آپ کے محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود کے ساتھ تعلق رکھتی ہے لیکن اس میں نمایاں پہلو تعبیری ہے گو علامت کے طور پر اس مادی دنیا میں مادی ذرائع سے اور ظاہری طور پر اینٹوں اور گارے وغیرہ سے بھی بنی ہے لیکن اصل یہ ہے کہ وہ آخری زمانہ کی مسجد ہے کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مہدی معہود تمہاری زندگی میں یا جس نسل میں بھی پیدا ہو اور وہ تمہیں ملے تو میری طرف سے اُسے سلام پہنچا دینا

اور معنوی طور پر اس میں اپنی تیسری مسجد کا ذکر ہے جس کے معنی یہی ہیں کہنا کہ تمہاری مسجد کو میں نے اپنی مسجد قرار دے دیا ہے۔ یہ بھی پیار کا ایک اظہار ہے۔ اس لئے کہ جو کام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لیا جانا تھا۔ وہی کام آپ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ لیا جانے والا ہے۔ گو اس کام میں آپ کے ماتحت ہزاروں جرنیل پیدا ہوئے ہر زمانے میں ہزاروں پیدا ہوئے لیکن جس طرح آپ کے زمانہ میں اسلام اس وقت کی ساری دنیا پر غالب ہوا۔ اسی طرح آپ کی بعثت ثانیہ (جسے ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ بھی کہتے ہیں) کے زمانے میں بھی اسلام نے ساری دنیا پر غالب ہونا ہے اور غالب ہونا ہے آپ کے محبوب ترین روحانی بیٹے اور آپ کے جرنیلوں میں سے عظیم ترین جرنیل کے ذریعہ جس کے سپاہی میں اور تم ہو۔

پس یہ وہ تین مسجدیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجدیں کہلاتی ہیں۔ باقی تمام مساجد ان کے ظل ہیں۔ یہ مسجد بھی ظل ہے۔ اصل میں تو وہی تین مسجدیں ہیں اور اصل میں تو انہیں کے ساتھ حقیقی طور پر اور بلاواسطہ ان برکات اور فیوض کا تعلق ہے۔ جن کی بنیادی اینٹ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہے۔ آپ کی ذات مجسم نور اور انتہائی بلند اور ارفع ہے۔ دراصل جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے۔ ہمیں ہر طرف (حضرت) محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی نظر آتے ہیں۔ آپؐ کے علاوہ تو کوئی نظر نہیں آتا۔ کوئی آپ سے پہلے آیا تو اس نے بھی آپ ہی کے طفیل روحانی فیوض اپنے رب سے حاصل کئے اور کوئی بعد میں آیا تو اس نے بھی روحانی فیوض آپ ہی کے ذریعہ حاصل کئے۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ حکم دیا کہ برکتوں کا سرچشمہ اور فیوض کا منبع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ میں نے آپ کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے قرب کی راہیں کھول دی ہیں۔ قرب کی ان راہوں میں ایک بڑی راہ ’’الصلوٰۃ‘‘ یعنی نماز ہے جسے اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے اور نماز کی ادائیگی کا تعلق مساجد سے ہے اس لئے فرمایا تم مسجدوں میں اکٹھے ہو کر اجتماعی طور پر اپنے رب کے حضور جھکو تا کہ وہ برکات تم پر نازل ہوں۔ جن کا اجتماعی رنگ میں امت محمدیہ کو وعدہ دیا گیا ہے اور جن کی بشارتیں ملی ہیں۔

چنانچہ یہ حکم ان آیات میں ہے جو ابھی میں نے پڑھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ

دوسرے اس آیت میں فرمایا

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ

اور تیسرے فرمایا:-

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ

اور چوتھے فرمایا:-

وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ

اور پانچویں فرمایا:-

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ تمہیں اپنی زندگی کا یہ مقصد کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ تمہاری بہتری کے تمام سامان اور تمہارے مقاصد کی یاددہانی کرانے والی ساری علامتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد حرام یعنی بیت اللہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا میں نے بیت اللہ پر متواتر کئی خطبات دیئے تھے جو چھپ چکے ہیں۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا (اور جن کے بتانے کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ملا تھا) کہ مسجد حرام کے ساتھ تئیس مقاصد وابستہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان کے لحاظ سے یا زمان کے لحاظ سے (دونوں پہلو اس کے اندر آتے ہیں) تمہیں اپنی وجہ یعنی توجہ کو مسجد حرام کی طرف رکھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرمایا:-

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۞ (الرحمٰن:۲۸)

اس کے معنے کرتے ہوئے امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے۔

”جو باقی رہنے والی چیز ہے وہ ایسے اعمال صالحہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیئے جاتے ہیں۔ یعنی وہ اعمال صالحہ جنہیں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا

کے حصول کی خاطر بجا لاتا ہے وہ گویا وَجۡہُ رَبِّكَ کے مترادف ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کوشش کی جاتی ہے۔ وہ قائم رہتی ہے اور باقی تو ہر عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ (القصص:۸۹)

امام راغب نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ

كُلَّ شَيۡءٍ مِنۡ اَعۡمَالِ الۡعِبَادِ هَالِكٌ وَّ بَاطِلٌ اِلَّا مَا اُرِيۡدَ بِهِ اللّٰهُ

یعنی انسانوں کے اعمال میں سے ہر عمل ہلاک ہونے والا اور لایعنی اور باطل ہے سوائے اس عمل کے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پس اس اعتبار سے فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ کے یہ معنے ہوں گے کہ تم اپنی نیتوں کو ایسا بناؤ کہ وہ ہمیشہ تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کی طرف متوجہ اور مائل رہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تعمیر بیت اللہ کے سلسلہ میں قرآن کریم میں جو مقاصد بیان ہوئے ہیں تم اُن سے نظر نہ ہٹاؤ۔ جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَيۡكُمۡ حُجَّةٌ عملاً ظاہری طور پر بھی خانہ کعبہ کی حکومت تمہیں مل جائے گی۔ اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں ابراہیمی دعاؤں کا پھل اور ثمرہ ہوں۔ اگر میری بعثت کے مقاصد میں بنی نوع انسان کی دینی اور دنیوی ترقیات اور رفعتوں کے حصول خانہ کعبہ کے مقاصد میں بیان ہوئے ہیں اور جن کے آخر میں یہ دعا کروائی تھی کہ ایسا نبی ہو جو تزکیہ کرنے والا، حکمت سکھانے والا، آیات بیان کرنے والا ہو وغیرہ اس سچے دعویٰ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خانہ کعبہ پر کوئی غیر مسلم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کے علاوہ اور کوئی قابض رہے۔

پس ایک تو اس میں دوبارہ اس کو حاصل کرنے کی سعی کا بھی ذکر ہے کیونکہ اس کے بغیر تو وہ وعدے پورے نہیں ہوتے اور الزام آتا ہے یعنی اگر ایسا نہ ہوا تو غیر لوگ یہ الزام لگائیں گے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں مبعوث ہوئے ہیں اور حالت یہ

ہے کہ وہ مسجد حرام، وہ بیت اللہ جو حضرت ابراہیم کے ذریعہ از سرِ نو تعمیر کروایا گیا تھا اور اس کے جو مقاصد بیان ہوئے تھے ان کے ساتھ تمہارا عملاً کوئی تعلق نہیں وہ تو غیر کے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا یہ تو تمہیں ملے گا۔ تمہیں ملنا چاہئے مگر اس کے لئے تمہیں جدوجہد کرنی پڑے گی اور تمہیں جدوجہد کرنی چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا لیکن ابھی بات ختم نہیں ہوئی۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تمہاری توجہ قیامت تک اس خانہ کعبہ کی طرف رہنی چاہئے۔ تمہاری نگاہ ہمیشہ اس کی طرف اٹھنی چاہئے تاکہ تمہیں معلوم ہوتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس عظمت اور جلال کا اعلان بنی نوع انسان کے سامنے کیا ہے، آپ اس کے مستحق ہیں کیونکہ آدم کے وقت میں پہلے نبی کے وقت میں جو انسان کی طرف آیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک گھر تیار کروایا اور ہزارہا سال تک اس کی حفاظت کروائی۔ جب آپ کی بعثت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اس کھوئے ہوئے خزانہ کو ڈھونڈیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی وحی کے ذریعہ انہوں نے اسے ڈھونڈ نکالا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کی از سرِ نو تعمیر کرو کیونکہ جس کی یہ چیز ہے وہ مبعوث ہونے والا ہے۔

پس اس دعویٰ کے بعد مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ یا بیت اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کے سوا کسی اور کے پاس رہ ہی نہیں سکتا۔ اس حقیقت کو جاننے کے بعد وہ مسلمان بڑا ہی ناشکرا ہو گا جو اس کی طرف اپنے وَجہ کو نہیں کرتا یعنی اپنی توجہ کو اس طرف نہیں رکھتا اور اپنے اندر یہ احساس نہیں پیدا کرتا کہ ہماری ساری ترقیات کا راز ان مقاصد کے حصول کی کوشش میں ہے جو خانہ کعبہ کے تعلق میں بیان کئے گئے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! خانہ کعبہ کی تعمیر کے جملہ مقاصد حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہو تاکہ تم پر دشمن کا کسی طور پر بھی الزام نہ آئے نہ ظاہری طور پر کہ خانہ کعبہ تمہارے پاس نہیں اور نہ روحانی طور پر کہ دعویٰ تو کرتے ہو مگر تم اس کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گذارتے اس واسطے تمہارا یہ فرض ہے کہ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ تم ہمیشہ اپنی نیت اور مقصد یہ رکھو کہ خانہ کعبہ کے ساتھ جو برکات اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں یا خانہ کعبہ کے جو

مقاصد اس نے بیان فرمائے ہیں۔ ہم اُن مقاصد کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اور نہایت پُر جلال فعل کو دیکھیں کہ اس نے کس طرح ہزار ہا سال پہلے ایک منصوبہ بنایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت ظہور کا۔ جس سے آپؐ کی عظمت اور جلال بھی ظاہر ہوتا ہے۔ انسانوں کو پتہ ہی نہیں تھا۔ انبیاء علیہم السلام کو اسی نور کی صرف ایک جھلک دکھائی گئی تھی یعنی علم الٰہی میں اس نور کا اِدھر بھی اور اُدھر بھی پرتو پڑ رہا تھا۔ ایک روشنی تھی جو ماضی کو بھی منور کر رہی تھی۔ ایک روشنی تھی جو مستقبل کو بھی روشن کر رہی تھی اور قیامت تک پھیلی ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ ایک لحاظ سے آپ اس مادی دنیا کے مادی بشر تھے مگر روحانی طور پر آپ کی عظمت اور جلال کا اظہار دیکھو۔ فرمایا میرا وہ محبوب آ رہا ہے جو انسانیت کا نچوڑ ہوگا۔ وہ میرے قریب تر ہونے والا ہے اور عملاً قریب تر رہے گا۔ کیونکہ روحانی طور پر آپ کی زندگی ماضی حال اور مستقبل پر اثر انداز ہے ایک ابدی حیات۔ باقی جب سے اور جب تک خدا تعالیٰ نے چاہا آپ کو زندگی عطا فرمائی۔ ہم تو عاجز بندے ہیں۔ ہمارا تخیل تو ان چیزوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

بہر حال اتنا ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ پہلے نبی کے وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اظہار ہونا شروع ہو گیا تھا اور علم الٰہی میں تو یہ ہمیشہ سے موجود تھا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عظمت اور جلال کو دیکھنے کے بعد کیا تم غیر اللہ سے ڈرو گے اور تمہارے دل میں اُن کا خوف پیدا ہوگا۔ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات کو دنیا میں پھیلانے اور بڑھانے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے انسان کے ذریعہ اپنا کام شروع کروایا تھا اور کہا تھا کہ میرا پیارا آنے والا ہے تم اس کے لئے تیاری کرو اور پھر اس کی عظمت کو دیکھو کہ ہزار ہا سال تک ایک نبی کے بعد دوسرا نبی، ایک قوم کے بعد دوسری قوم اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی رہی لیکن اللہ تعالیٰ کی جو سکیم تھی وہ جاری رہی۔ پس یہ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار ہے۔

اب خانہ کعبہ اور اس کے مقاصد کے ذکر میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد خالی از حکمت نہیں ہے کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ یعنی غیر اللہ سے نہیں ڈرنا۔ صرف میرا خوف تمہارے دل

میں ہونا چاہئے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم میں سے سب چھوٹے بڑے جانتے ہیں اور یہ بات اکثر ان کے کانوں میں پڑتی رہتی ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل میں یہ خوف ہے کہ کہیں خدا تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے ہمارے دل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم اپنے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے خود کو اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں سے محروم نہ کر لیں جنہیں وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں عطا کرنا چاہتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا یہی خوف ہے جو ہمیں ہر وقت لاحق رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس عظمت اور جلال کا خوف رہتا ہے جس کے احساس سے انسان خود کو اور ہر دوسری مخلوق کو لاشئی محض سمجھتا ہے۔ فرمایا تم نے اس عظمت اور جلال کو خانہ کعبہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں دیکھا ہے اس لئے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي کسی اور سے نہ ڈرنا۔ مجھ سے ڈرتے رہنا فرمایا قرآن کریم میں ہم نے خانہ کعبہ کے جملہ مقاصد بیان کر دیئے ہیں۔ اس لئے ہر عقلمند آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ سارا منصوبہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور رفعتوں کے لئے ہے اور یہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ تاکہ میں اپنی کامل نعمتیں تم پر بارش کی طرح نازل کروں اور اس اتمام نعمت کے نتیجہ میں لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ تم ایسی فلاح اور کامیابی حاصل کرو کہ جس سے بہتر اور جس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی ہو ہی نہیں سکتی۔

جن آیات میں خانہ کعبہ کے مقاصد بیان ہوئے ہیں ان کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دعا کی گئی ہے جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔ فرمایا:-

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تا انسان کو یہ یاددہانی کرائی جائے کہ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ کے اصل معنے کیا ہیں۔

قرآن کریم کی ہر آیت کے ایک سے زائد بطون اور بہت سے معانی ہوتے

ہیں لیکن مضامین اور معانی کا جو سلسلہ میں اس وقت بیان کر رہا ہوں اس میں فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ کے معنے کی وضاحت کے لئے آ گے یہ نتیجہ آ گیا ہے کہ

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

فرمایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ خدا کا پیارا اور محبوب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور امیدوں کا مرکز اور جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش گوئیوں پیش خبریوں اور بشارتوں کے مطابق مبعوث ہونا تھا۔ وہ آ گیا اور جن مقاصد کے لئے اسے مبعوث کیا جانا تھا اُن مقاصد کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا۔ اس لئے فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ تم اُن مقاصد کو نظر انداز نہ کر دینا ورنہ تم پر الزام بھی آئے گا۔ تم شیطان کے حربوں سے نقصان بھی اٹھاؤ گے۔ اتمام نعمت کے راستے میں روکیں بھی پیدا ہوں گی اور اس طرح تم آخری فلاح حاصل نہیں کر سکو گے لیکن اگر تم نے اپنی پوری توجہ خلوص نیت اور پختہ عزم کے ساتھ ان مقاصد کو یاد رکھا اور ان کے حصول کے لئے کوشش کی جنکا تعلق خانہ کعبہ کی تعمیر کے ساتھ ہے تو پھر یاد رکھو! دنیا تم پر الزام نہیں دھر سکے گی کیونکہ تم سے خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی محبت کا سلوک دنیا کے سارے الزاموں کو مٹا دے گا۔

پس تم اس پیار کو حاصل کرو۔ دنیا اگر اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ کی رو سے ظلم کی راہ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو دیکھتے ہوئے بھی تم پر الزام لگائے تو تم اس کی پرواہ نہ کرو کیونکہ بصارت رکھنے والی دنیا، آنکھیں رکھنے والی دنیا اور عقل رکھنے والی دنیا اعتراض نہیں کر سکے گی۔ دنیا یہ اعتراض نہیں کر سکے گی کہ تم ان مقاصد کو بھول گئے ہو یا یہ کہ اس زمانے میں خانہ کعبہ تمہارے قبضے میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو! خانہ کعبہ یا بیت اللہ تمہیں ملے گا اور پھر قیامت تک تمہارے پاس رہے گا لیکن جن ذمہ داریوں کا تعلق خدا تعالیٰ کے اس گھر سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تحفۃً اپنے پیارے بندے، اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا۔ ان ذمہ داریوں کو ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھنا۔ ان کو کبھی نظر انداز نہ کر دینا۔ پھر سوائے ظالموں کے کسی اور کا تم پر اعتراض نہیں رہے گا۔ کوئی حجت نہیں ہوگی۔ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے

جلوے دیکھنے لگو گے۔ پھر اندھیرے تمہاری نگاہ کے سامنے نہیں آئیں گے کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرلو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھو گے اور تم پر اس کی نعمتیں نازل ہوں گی۔ فرمایا وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی امت (جسے ہم امت مسلمہ کہتے ہیں) تم پر اتمام نعمت ہو جائے گی۔ پھر دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوق کے رب نے وہ پیار جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت سے کیا وہ پیار اور کسی سے نہیں کیا۔ پھر فرمایا وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اس پیار کے نتیجہ میں کامل اور آخری کامیابی تمہیں نصیب ہوگی۔ مگر دامنِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دفعہ پکڑ کر پھر اس کو چھوڑنا نہیں۔ پھر تم خدا تعالیٰ کی آنکھوں میں اپنے لئے وہ پیار دیکھو گے جو دنیا کے سارے خزانوں اور دنیا کی ساری نعمتوں سے کہیں بڑھ کر ہے پھر تمہیں کسی کی کیا پرواہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک ذمہ داری تم پر یہ بھی ہے کہ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ۔ فرماتا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ تین مساجد جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان کے ظل کے طور پر مساجد بھی بنائی جائیں (اگر وہ مسجد ضرار نہ ہوں یعنی وہ مسجدیں جن کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ ذکر آیا ہے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:۱۰۷)

بلکہ ایسی مساجد ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى (التوبہ:۱۰۸) یعنی جو پہلے دن ہی خلوص نیت کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اس سے ڈرتے ہوئے اور اس کی پناہ میں آنے کی غرض سے بنائی جاتی ہیں۔ ایسی مسجدوں کے متعلق خدائی فیصلہ یہ ہے کہ ان کے دروازے ہر موحّد کے لئے کھلے ہیں۔ خواہ وہ اسلام قبول کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ وہ موحد ہونا چاہئے۔

پس یہ وہ عمل کا مقام ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے تو یہ امر ہر قسم کے شر اور فساد کو دور کرنے والا ہے لیکن اس بات کو پھر واضح کر دیا۔ فرمایا یاد رکھنا فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا خدا کے اس گھر میں غیر اللہ کی عبادت نہیں ہوگی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ

کی عبادت کرنے والوں کے راستے میں بھی روکیں پیدا کی جائیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (جنّ: ۲۰) یعنی مساجد کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر بند کر دیئے جائیں گے وہ پرستش کرنے والے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہوگی۔ مگر وہ جو آنکھوں سے محروم ہیں۔ وہ جن کو بصارت عطا نہیں ہوئی اور وہ جن کو روحانی طور پر فراست نہیں ملی وہ ایسے لوگوں پر بھی خدا تعالیٰ کی مسجدوں کے دروازے بند کر دیں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ سے سوزاں ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو علی الاعلان یہ کہتا ہے اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والا ہوں۔ اس لئے ہر وہ شخص جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہتا ہے اس کے لئے مساجد کے دروازے کھلے ہیں۔ پھر فرمایا تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو کہتا ہے وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے نظارے دیکھنے کے بعد شرک کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پس ہر شخص جو موحد ہے ہم اسکو یہ کہتے ہیں کہ شرک کی باریک راہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہ اور ہماری مسجدوں میں آتا رہ اللہ تعالیٰ ہمارے طفیل شاید تمہاری بھلائی کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔

غرض یہ بھی ایک مسجد ہے جو مساجد کے ظل کے طور پر بنائی گئی ہے۔ یہ ایک اور مسجد ہے جسکے بنانے کی کوشش اور جس کے بنانے میں محنت کرنے والوں کا ایک حصہ تو یقیناً ایسا ہے جنہوں نے شروع ہی سے تقویٰ کے طریق پر اور دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کے ذرہ ذرہ میں برکت ڈالنے کی کوشش کی۔ جب کہ دوسرے حصے کے متعلق ہم یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس سلسلہ میں پیسے دیئے تو وہ نیک نیتی کے ساتھ دیئے۔ اگر محنت کی تو وہ صدق دل کے ساتھ کی اور اگر وقت دیا تو وہ خلوص نیت کے ساتھ دیا تا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس عمارت کو ان کے لئے الٰہی برکتوں کا موجب، اس کی رحمتوں کے حصول کا ذریعہ، اس کے

فضلوں کو جذب کرنے کا سبب بنا دے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ خدا کرے ہم سب کی دعائیں قبول ہو جائیں۔ خدا کرے ہم سب کی محنتیں بارآور ہوں۔ خدا کرے ہم سب کی قربانیاں اور ہمارا ایثار اور ہماری کوششیں مقبول ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان رحمتوں سے نوازے۔ جن رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اتمام نعمت کی بشارت دے کر فرمایا۔ (**اللّٰھم اٰمین**)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳؍ اپریل ۱۹۷۲ء صفحہ ۲ تا ۵)

❁❁❁